جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اسے اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا پھل دے دے (یعنی دل میں اس کی بیعت کے پورا کرنے کا عزم رکھے) تو اسے چاہیے کہ مقدور بھر اس کی اطاعت کرے۔ پھر اگر کوئی دوسرا شخص آکر اس سے حکومت چھیننے کے لیے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن ماردو۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک منزل پر قیام کیا، ہم میں سے بعض اپنے خیمے درست کر رہے تھے، بعض تیراندازی میں مقابلہ کررہے تھے اور بعض اپنے مویشیوں میں لگے ہوئے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز لگائی: ’’نماز کے لیے جمع ہو جائیں‘‘ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھ سے پہلے جو بھی نبی ہوا اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کی رہنمائی ایسے کاموں کی طرف کرے جن کو وہ ان کے لیے بہتر جانتا ہے۔ اور ان کو ان کاموں سے ڈرائے جن کو وہ ان کے لیے برا جانتا ہے۔ اور تمہاری اس امت کی عافیت اس کے پہلے حصے میں رکھ دی گئی ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائش اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم برا سمجھو گے اور ایسے فتنے ظہور پذیر ہوں گے جو ایک دوسرے کو معمولی بنا دیں گے۔ ایک فتنہ سامنے آئے گا تو مومن کہے گا: یہی میری ہلاکت کا باعث ہو گا۔ پھر وہ دور ہو جائے گا پھر (کوئی اور) فتنہ ظہور پذیر ہو گا تو مومن کہے گا: یہی سب سے بڑا فتنہ ہے۔ پس جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ جہنم کی آگ سے دور کردیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے، تواس کو موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے ساتھ کئے جانے کو پسند کرے، اور جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اسے اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا پھل دے دے (یعنی دل میں اس کی بیعت کے پورا کرنے کا عزم رکھے) تو اسے چاہیے کہ مقدور بھر اس کی اطاعت کرے۔ پھر اگر کوئی دوسرا شخص آکر اس سے حکومت چھیننے کے لیے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن ماردو۔”

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔]

اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ اللہ کی طرف دعوت دینے والوں پر بھی وہی لازم ہے جو انبیاء پر لازم تھا یعنی اچھائی کو بیان کرنا، اس کی ترغیب دینا، اس کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرنا، اور برائی کی وضاحت کرنا اور اس سے ڈرانا۔ اس حدیث میں اس بات کا بھی بیان ہے کہ اس امت کا ابتدائی حصہ تو خیر میں رہا اور آزمائش سے محفوظ رہا لیکن اس امت کے آخری حصے کو اس طرح شر اور آزمائش پیش آئے گی کہ آنے والے فتنے پہلے کے فتنوں کو معولی اور ہلکا بنادیں گے اور ان سے نجات توحید کے اقرار، سنت کی پیروی، لوگوں سے حسن سلوک اور حاکم کی بیعت کی پابندی, اس کے خلاف عدم بغاوت اور ہر اس شخص سے قتال کے ذریعے ہی ممکن ہوگی جو مسلمانوں کی جماعت کا شیرازہ بکھیرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

لجنة الدعوة الإلكترونية
EDC E-Da'wah Committee

النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY